پروفیسر عبدالرؤف ظفر
اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

قریش اور دیگر عرب قبائل کی تجارت

معاشرتی احوال و ظروف بدلنے کے ساتھ ساتھ اقوام عالم اپنے تجارتی انداز اور ڈھنگ بھی بدل لیتی ہیں۔ ہر دور کے اپنے ذرائع پیداوار اور پرکشش سامان ہوتے ہیں۔ زمانہ قبل از اسلام میں عربوں کے یہاں تجارت کیسی تھی۔؟ عربوں کے برگزیدہ قبیلہ قریش کس مقام پر فائز تھا۔؟ ان کے دیگر ممالک کے ساتھ کیسے تجارتی روابط تھے؟ مختلف موسموں میں وہ کون کون سے تجارتی راستے اختیار کرتے تھے۔ اس دور میں منڈیاں کیسی تھیں۔؟ منڈیوں میں لین دین کے انداز اور قدریں کیا تھیں؟ کس قسم کا سامان تجارت تھا۔؟ یہ بہت سارے سوالات ہیں جن کے بارے میں جدید ذہن سوچتا ہے۔ آج عربوں کی تجارت معدنی وسائل کے سبب ہے۔ واقعات عالم ان کے تیل کی ترسیل کی کمی و بیشی کے سبب تشکیل پا رہے ہیں۔ زیر نظر مقالہ راقم نے ممکنہ حوالوں سے زمانہ جاہلیت اور صدر اسلام کے ذرائع پیداوار میں اہم ذرائع اور .... اس دور کی تجارت میں خاص طور پر قبیلہ قریش کا مقام متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ قبیلہ قریش کی تجارت میں مکہ کے محل وقوع کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

مکہ کا محل وقوع

بحر احمر کے بالمقابل یمن اور فلسطین کے مابین گزرنے والی شاہراہ کے وسط میں ساحل سے اسی کلومیٹر کے فاصلے پر پہاڑیوں سے گھرے ہوئے درہ میں مکہ مکرمہ واقع ہے۔ تین طرف بحری سواحل واقع ہیں۔ مغرب میں بحرین اور عمان، خلیج فارس پر شمال میں حضرموت اور عین بحر عرب پر اور مشرق میں عرب کا جو حصہ زرخیز ہے۔ مثلاً یمامہ نجد خیبر وغیرہ یہاں کاشت

کاری ہوتی ہے۔ عرب کے یہ ساحلی صوبے دنیا کے بڑے بڑے ممالک کے آمنے سامنے واقع ہیں۔ عمان۔ بحرین۔ عراق اور ایران سے متعلق ہیں۔ یمن اور حضرموت کو افریقہ اور ہندوستان سے تعلق ہے۔ حجاز کے سامنے مصر ہے۔ اور شام کا ملک اس کے بازو پر ہے اس جغرافیائی تحدید یہ معلوم ہوتا ہے۔ طبعی سہولتوں کے لحاظ سے عرب کے کسی صوبہ کو دنیا کے کسی بھی زرخیز خطہ سے تجارتی تعلقات قائم ہو سکتے ہیں۔ لہ

قبیلہ قریش

قریش عرب کا مشہور ترین قبیلہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ قریش سے تھے۔ اس قبیلہ کی عظمت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ آں حضرت م نے ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالےٰ نے اولاد اسمٰعیل میں سے کنانہ اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کا انتخاب فرمایا۔ اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو برگزیدہ کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ ؎

میں عرب کے لوگوں میں سے سب سے زیادہ فصیح ہوں۔ کیونکہ میں قریش سے ہوں، اور میں نے بنی سعد میں پرورش پائی ہے۔

آپ کا یہ بھی ارشاد ہے۔

میں تم سب سے زیادہ فصیح ہوں۔ میں قریش سے ہوں۔ اور میری زبان بنی سعد بن بکر کی زبان ہے۔ قبیلہ قریش خانہ کعبہ کا متولی تھا۔

قریش کی وجہ تسمیہ

قریش کی وجہ تسمیہ کے متعلق مختلف اقوال مورخین نے نقل کئے ہیں۔ آنحضرت کے آباؤ اجداد میں ایک شخص

لہ سیرۃ الرسول۔ مصنفہ محمد حسین ہیکل۔ ترجمہ مولانا محمد وارث کامل۔ مکتبہ کارواں کچہری روڈ لاہور۔ ۱۹۷۵

؎ مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف۔ باب سید المرسلین صفحہ ۵۱۱ اصح المطابع۔ کتب خانہ رشیدیہ دہلی ہند۔

(باقی صفحہ آئندہ)

کا نام مضر تھا۔ جس کی اولاد میں سے کنانہ اور ان کی اولاد میں سے نضر جو اوّلین بار قریش کے لقب سے مشہور ہوا۔ اور نضر کی سب شاخیں قریش کہلائیں۔ بعض نے کہا۔ قریش ولد نضر و قیل ولد فہر بن مالک بن نضر ۵۵

قریش نضر کی اولاد سے ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا۔ وہ فہر بن مالک بن نضر کی اولاد سے ہے۔ قرطبی کے نزدیک یہ بات درست ہے۔ کہ آں حضرت ؐ سے قریش کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ نضر کی اولاد سے ہے۔ بعض لوگوں نے قریش کی وجہ تسمیہ ان کی تجارت کو قرار دیا ہے۔

۱۔ قال الفراء هو من التقريش بمعنى التكسب سموا بذالك لتجارتهم ۵۶

۔ الفراء نے کہا۔ قریش تقریش سے ہے۔ جس کے معنی کمانا کے ہیں۔ یہ لقب ان کو ان کی تجارت کی بنا پر ملا

۲۔ القريش الكسب والجمع وقرش يقرش تقريش، الاكتساب ۵۷

قریش بمعنی کمانا اور جمع کرنا یہ قرش یقرش تقریش سے جس کے معنی کمانا کے ہیں۔ انا اعربكم انا من قريش ولسانى لسان بنى سعد بن بكر ۵۸

(۳)

قريش ولد نضر وقيل ولد فهر بن مالك بن نضر ۵۵

حاشیہ گذشتہ ۵۲ الشفا جلد اول ص ۷۶ ابی الفضل عیاض بن موسیٰ الیحبی الاندلسی چھٹی ہجری مطبوعہ مصر ۱۹۵۰ء

۵۳ بحوالہ سیرت النبی شبلی نعمانی جلد دوم ص ۲۳۵ نبوی

۵۴ الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد اول ص ۱۱۳ مطبوعہ ۱۹۶۰ء

حاشیہ صفحہ ہذا ۵۵ تفسیر روح المعانی جلد ۳۰ ص ۲۳۹ سورۃ القریش (ابو الفضل شہاب الدین محمود الوسی

۵۶ (۱) تفسیر روح المعانی جلد ۳۰ ص ۲۳۹ (القریش)

(۲) الخازن جلد ۷ ص ۲۹۷ (القریش)

۵۷ الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیہ جز ثالث ص ۱۰۱۴ اسماعیل بن حماد جوہری

۵۸ تفسیر بحر المحیط جلد ۸ ص ۵۱۳ اثیر الدین ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن علی

قریش قرش کی تصغیر ہے۔ جو ایک دریائی درندہ ہے۔ یہ باقی تمام دریائی جانور (روں) کا سردار ہے۔ اور ان کا شکار کرتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسی تاویل کو پسند فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ عربوں کے سردار تھے۔

۴ قریش کا مادہ قرش ہے۔ جس کے معنی کمانا کے علاوہ تفتیش کرنا اور جستجو کرنا ہے۔ فہر بن مالک نے اپنے اسنبیلا اور قوت کے اظہار کے لئے یہ لقب اختیار کیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ حاجت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتا تھا۔ پناہ گزینوں کو پناہ دیتا تھا۔ غریبوں کو دولت دیتا۔ خوف زدہ کا خوف دور کرتا۔ بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ دکھاتا۔ یہ اس کے اوصاف تھے۔ اس طرح سے اس قبیلے کا نام پڑ گیا۔ (روح المعانی پارہ ۳۰ صـ۲۳۹)

۵ اس قبیلے میں ایک شخص قریش بن بدر بن یخلد بن نضر تھا۔ اور وہ زمانہ جاہلیت میں اپنے تجارتی قافلوں کی قیادت کرتا تھا۔ اس کی وجہ سے اس قبیلے کا نام قریش مشہور ہو گیا۔ ۹

۶ تقرش سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی تھوڑا تھوڑا مال جمع کرنا ہیں۔ اس قبیلے کی اجتماعیت کے پیش نظر اسے قریش کے نام سے پکارا گیا۔

قبیلہ قریش چھوٹے چھوٹے دس مختلف خاندانوں میں منقسم تھا۔ ھاشم۔ امیہ۔ نوفل عبد الدار۔ اسد۔ تیم۔ مخزوم۔ عدی۔ جمح۔ سہم۔ ۱۰

قریش کا زمانہ

قریش منصہ شہود پر کب نمایاں ہوئے؟ اور اس خاندان کی بنیاد کب پڑی۔ تاریخ دان ذکر نہیں کرتے۔ البتہ ایک

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

(ii) تفسیر خازن۔ لباب التاویل فی معانی التنزیل۔ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم

(iii) مصباح اللغات صـ۶۷ (۱۷) روح المعانی

(حاشیہ صفحہ ہذا)

۱۰ تاریخ اسلام جلد اول صـ۲۶ معین الدین ندوی

بات پایۂ ثبوت تک پہنچی ہے۔ کہ عبدالمطلب چھٹی صدی عیسوی کے وسط میں موجود تھا۔ سید سلیمان ندوی ؒ نے تاریخ ارض القرآن میں عبدالمطلب سے فہر تک دس پشتوں کے زمانوں کے سنین کا تعین پچیس برس فی پشت فرض کیا ہے۔ جو تاریخ نویسی کے کسی معیار پر پورا نہیں اترتا۔ تاہم اچھی کوشش ہے۔ انہوں نے یہ تعین اس انداز سے کیا ہے

نام	سن وجود تقریباً	نام	سن وجود تقریباً
۱۔ فہر یا قریش	۳۲۵ء	۶۔ کلاب	۴۵۰ء
۲۔ غالب	۳۵۰ء	۷۔ قصی	۴۷۵ء
۳۔ لوی	۳۷۵ء	۸۔ عبدالمناف	۵۰۰ء
۴۔ کعب	۴۰۰ء	۹۔ ہاشم	۵۲۵ء
۵۔ مرہ	۴۲۵ء	۱۰۔ عبدالمطلب	۵۵۰ [11]

قصی کی نسبت اربابِ تاریخ نے لکھا ہے کہ منذر بن نعمان شاہ حیرہ کا (۴۳۱ تا ۴۷۳) معاصر تھا[12] اس بیان سے "تاریخ ارض القرآن" کے مصنف کی تحقیق کی تائید ہوتی ہے۔ قصی بن کلاب تاریخ قریش میں ہی نہیں تاریخ عرب میں بھی نہایت اہم مقام رکھتا تھا۔ اس نے قریش کی منتشر قوت کو جمع کر کے مکہ میں اکٹھا کیا[13] اور چند لڑائیوں کے بعد مکہ میں قریش کی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا جو تاریخ میں شہری مملکتِ مکہ کے نام سے مشہور ہے۔

قصی، قریش میں پہلا شخص ہے جو فرزندان اسماعیل کے بعد بادشاہ ہوا۔ اس وقت منذر بن نعمان حیرہ میں اور شاہ بہرام گور ایران میں بادشاہ تھا۔ قصی نے مکہ میں ایک زمین کو وقف کیا۔ جہاں دار الندوہ بنایا[14]

کتاب المحبر ابن حبیب کا بیان ہے کان الشرف والریاسۃ من

---

[11] تاریخ ارض القرآن، جلد دوم ص ۳۲۵ سید سلیمان ندوی، مولوی مسافر خانہ کراچی ۱۹۷۵ء

[12] معجم البلدان، لفظ مکہ جلد ۵ ص ۱۸۶ شہاب الدین ابوعبداللہ، یاقوت بن عبداللہ حموی ابیروت ۱۹۵۷ء

[13] تفسیر بحر المحیط جلد ۸ ص ۵۱۳۔ اثیر الدین ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن علی ف ۷۵۴ھ

[14] معجم البلدان جلد ۵ ص ۱۸۶ لفظ مکہ شہاب الدین ابوعبداللہ، مذکور

قریش فی الجاھلیة فی بنی قصی لا ینازعونه ولا یفتخر علیھم فاخر ومآثر قریش فی الاسلام ثلاثة النبوة، والخلافة والشوری[15]

جاہلیت میں حکومت اور شرافت بنی قصی میں تھی۔ کوئی اُن سے جھگڑتا نہ تھا۔ نہ ان پر فخر کر سکتا تھا۔ قریش کو اسلام میں تین وجہ سے برتری حاصل تھی۔ نبوت، خلافت اور شوریٰ۔

(جاری ہے۔)

---

[15] کتاب المحبر ص۱۶۵ ابو جعفر محمد بن حبیب بن امیہ بن عمرو ہاشمی۔ البغدادی دائرۃ المعارف حیدر آباد ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء